38287 ـ رمضان المبارك میں روزہ نہ رکھ کر دن میں جماع کرنے کا حیلہ کرنا

سوال

میں چھٹیوں میں ایک ہفتہ کے لیے اپنے ملک گیا اور جانے سے قبل میں نے اسے منع کیا کہ میرے آنے والے دن روزہ نہ رکھے، کیونکہ صبر کم ہونے کی بنا پر میں گھر جاتے ہی جماع کرنا چاہتا تھا، بیوی نے میری بات تسلیم کی اور روزہ نہ رکھا اسی روز ہم نے جماع کیا جبکہ ہم روزہ کی حالت میں نہ تھے کیا ہم گنہگار تو نہیں ہوئے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو آپ دونوں نے ایسا کام رمضان المبارک کے علاوہ کسی اور مہینہ میں کیا تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ نفلی روزہ مکمل کرنا لازم نہیں، اگرچہ مسلمان شخص روزہ رکھ بھی چکا ہو، صحیح یہی ہے کہ وہ روزہ توڑ سکتا ہے.

لیکن اگر یہ کام رمضان المبارک میں ہوا ہو تو یہ بہت عظیم گناہ ہے کیونکہ انسان فرضی روزہ بغیر کسی شرعی اور معتبر شرعی عذر کے روزہ نہ رکھنے کی کیسے جرات کر سکتا ہے، بلکہ اس طریقہ سے اللہ تعالی کی حرام کردہ اشیاء کے ارتکاب کی جرات کرے ؟

اس بنا پر جو کچھ بھی رمضان میں ہوا اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

اول:

اگر تو آپ اذان فجر سے قبل گھر پہنچ گئے، تو اس دن کا روزہ رکھنا آپ کے لیے لازم ہے، کیونکہ اپنے ملک اور گھر پہنچنے سے آپ کا سفر ختم ہو چکا ہے، اس لیے اگر آپ بیوی سے جماع کرنے کے لیے عمدا اور جان بوجھ کر روزہ نہیں رکھتے، اور نہ ہی آپ کی بیوی روزہ رکھتی ہے تو آپ دونوں گنہگار ہیں اس لیے جماع کی حالت میں آپ دونوں پر قضاء اور کفارہ مغلظہ ادا کرنا لازم ہو گا.

دوم:

اگر آپ دن کے وقت سفر سے واپس آئیں تو اس میں صحیح یہی کہ اگر مسافر بغیر روزہ کے واپس گھر پہنچ جائے تو اس کے لیے باقی مانندہ دن بغیر کھائے کیے بسر کرنا لازم نہیں، کیونکہ روزہ کی قضاء اور کھانے پینے سے رکنا

دونوں جمع نہيں ہوتيں، يہ قول امام احمد رحمہ اللہ كى ايك روايت اور امام شافعيى كا مسلك ہے.

ديكھيں: شرح الشيقح على زاد المسقنع (4 / 282 - 285).

ليكن بيوى كو روزہ نہ ركھنے كا حكم دينے سے آپ گنہگار ہونگے، اور آپ كى اطاعت ميں روزہ نہ ركھ كر بيوى بھى گنہگار ہوگى، چاہے وہ آپ كى مجامعت كى بنا پر بھى روزہ نہ ركھے.

اس صورت ميں جماع كرنے پر اكيلى بيوى كے ذمہ قضاء اور كفارہ مغلظہ ہوگا، اس كى تفصيل سوال نمبر (38023) اور (22938) اور (1672) كے جوابات ميں بيان ہو چكى اس ليے آپ ان سوالوں كے جوابات كا مطالعہ كريں.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ تعالى سے درج ذيل سوال كيا گيا:

رمضان المبارك ميں دن كے وقت ايك شخص نے بيوى سے جماع كرنا چاہا تو كوئى چيز كھا كر روزہ توڑ ليا اور بيوى سے جماع كيا تو كيا اس شخص پر كفارہ ہو گا يا نہيں ؟

اور بغير كسى عذر روزہ توڑنے والے پر كيا لازم آتا ہے ؟

شيخ الاسلام رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

" سب تعريفات اللہ وحدہ كے ليے ہيں وبعد:

اس مسئلہ ميں دو مشہور قول ہيں:

پہلا قول: جمہور علماء مثلا امام مالك، امام احمد، امام ابو حنيفہ وغيرہ كے ہاں كفارہ واجب ہے.

دوسرا قول:

امام شافعى رحمہ اللہ كے ہاں كفارہ واجب نہيں.

علماء كرام كے ہاں اس ميں اختلاف ہے كہ كيا صحيح روزہ توڑنا شرط ہے (يعنى كفارہ مغلظہ واجب ہونے كے ليے كيا صحيح روزہ توڑنا شرط ہے) ؟

امام شافعى رحمہ اللہ وغيرہ اس كى شرط لگاتے ہيں، چنانچہ اگر وہ كھاپى لے اور پھر جماع كرے، يا پھر اس نے رات روزہ ركھنے كى نيت نہ كى اور دن ميں بيوى سے جماع كر ليا، يا پھر جماع كر كے كفارہ ادا كر ليا اور پھر جماع كرے تو اس كے ذمہ كفارہ نہيں (يعنى امام شافعى كے ہاں) كيونكہ اس نے صحيح روزے كى حالت ميں جماع نہيں كيا، اور

امام احمد اپنے ظاہر مذہب اور دوسرے کہتے ہیں:

" بلکہ ان اور اس طرح کی دوسری صورتوں میں اس پر کفارہ ہے، کیونکہ رمضان المبارك میں اس کے لیے دن میں کھانے پینے سے رکنا لازم ہے، چنانچہ وہ فاسد روزے میں ہے، تو اس طرح وہ فاسد احرام کے مشابہ ہوا، جس طرح حاجی حج میں اپنا احرام فاسد کر دے تو پھر احرام کی حالت میں ممنوعہ اشیاء سے اجتناب کرنا لازم ہے، اگر کسی بھی ممنوعہ چیز پر عمل کرے تو اس کے ذمہ وہی لازم آتا ہے جو صحیح احرام کی حالت میں واجب تھا.

اور اسی طرح جس پر رمضان المبارك کے روزے فرض ہوں تو اس کے ذمہ کھانے پینے سے رکنا واجب ہے، کھانے پینے اور جماع یا نیت نہ کرنے کی بنا پر اس کا روزہ فاسد ہوگا، اور اس کے لیے روزہ کی حالت میں ممنوعہ اشیاء سے اجتناب لازم ہے.

اس لیے اگر اس نے ان اشیاء میں سے کوئی چیز تناول کی تو اس کے ذمہ وہی کچھ لازم آئیگا جو صحیح روزہ کی حالت میں تناول کرنے سے لازم آتا ہے، اور ان دونوں صورتوں میں قضاء واجب ہے.

اس لیے کہ اس نے دونوں حالتوں میں ہی رمضان المبارك کی حرمت پامال کی ہے، بلکہ یہاں تو حرمت کی پامالی اور بھی زیادہ شدید ہے، کیونکہ اول تو وہ روزہ نہ رکھنے کی بنا پر گنہگار ہے، اور دوم جماع کر کے حرمت پامال کی دو ڈبل گناہ ہوا، چنانچہ اس کے ذمہ یقینی کفار ہے.

اور اس لیے بھی کہ اگر اس طرح کی حالت میں اس پر کفارہ واجب نہیں ہوتا تو ہر ایك کے لیے یہ کفارہ ادا نہ کرنے کا ذیعہ بنےگا، کیونکہ رمضان میں کوئی بھی جماع نہیں کرسکتا، جب تك کہ وہ کھاپی نہ لے، اور پھر وہ جماع کرےگا، بلکہ اس طرح تو یہ اس کے مقصد میں ممد و معاون بنتا ہے، تو کھانے سے قبل اس پر کفارہ ہوگا.

اور جب وہ اور اس کی بیوی کھانا کھا لے اور پھر جماع کرے تو اس پر کفارہ نہیں، یہ تو بہت ہی شنیع عمل ہے، شریعت میں اس طرح کا کوئی عمل وارد نہیں.

دیکھیں: الفتاوی الکبری (2 / 471) مجموع الفتاوی (25 / 260) اور المجموع للنووی (6 / 321).

واللہ اعلم .